محبوب کا سراغ

(مولانا صوفی سید شاہ عبدالقادر صاحب حیدرآبادی)

صفت کی وسعت ذات کی وسعت پر موقوف ہے۔ جسقدر ذات وسیع ہوگی اسیقدر صفت کی وسعت میں گنجائش ہوگی۔
قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ لَن تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّىٰ تُنفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ یعنی مرتبہ بِر کی تحصیل محبوب شئے کے خرچ کر دینے پر موقوف ہے جبتک محبوب شئے اپنے قبضہ و دل سے خارج نہ کردیجائیگی مرتبہ بِر حاصل نہ ہوگا اور بِر کے معنی نیکیوں میں وسعت پیدا کر دینے کے ہیں۔ چونکہ نیکی ایک صفت ہے اسلئے اسکی وسعت اسی صورت میں ممکن ہوسکتی ہے کہ ذات بھی وسعت نیکی کے مطالبہ کے موافق وسیع ہو۔

ذاتِ مقید محدود ہے لیکن اس کے صفاتِ محدود جو وسعتِ امور حسنہ میں مطلوبِ خداوندی ہیں ان کو البتہ غیر محدود ہونا چاہئے اور صفت کی غیر محدود وسعت جبتک ذات غیر محدود نہ ہو محال ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ تحصیل بِر سے مقصود مرتبہ قید و تقیید سے آزادی حاصل کرنا ہے یہی سبب ہے کہ اس مقام پر لفظ بِر کی تعبیر نجات سے کی گئی ہے تو آیۂ کریمہ کا مطلب ہوا کہ تم جبتک اپنی پیاری چیزوں کو اللہ کی راہ میں خرچ نہ کر ڈالو گے نجات حاصل نہیں کر سکتے، مال پیارا ہے خرچ کر ڈالو، جائداد پیاری ہے نکال ڈالو، جورو بچے پیارے ہیں ان سے دل پھیر لو، جاہ و منصب پیارے ہیں ان سے ہاتھ اٹھا لو یہانتک کہ اگر جان پیاری ہے تو اس کو بھی دے ڈالو۔

مطلب یہ ہے کہ جبتک تمہاری خواہش کی جڑ قائم رہیگی شاخیں بھی نکلتی رہیں گی۔ اسلئے حقیقی بِر کی تحصیل اسوقت ہوگی جبکہ تمہاری ہستی کا تخلہ جڑ سے کٹ جائے اور تم مقید سے مطلق ہو جاؤ یعنی محبس سے رہائی حاصل کرلو اور یہ معلوم ہے کہ قید سے رہا ہو کر گھر کو جاتا ہے۔ اسباب یہ خواہ اضطراری ہو یا غیر اضطراری مگر بہر حال جانا ضرور ہے اور یہی مطلب ہے
إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ اور إِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ کا۔

اس مرتبہ کے حصول کے بعد تم اپنی موجی صورت مقیدہ کو توڑ کر دریا میں فنا ہو جاؤ گے اور دریا کی وسعت ذاتی سے تمہارا جامہ صاف بھی وسیع اور غیر محدود ہوجائیگا اور پھر وہ درجہ حاصل ہوجائیگا جسکی خبر ان لفظوں میں دیگئی ہے

بی یسمع، بی یبصر، بی ینطق، بی یمشی، اس مکرم و معزز درجہ پر فائز ہو جانیکا نام ہی تکمیل بر ہے جو مقصود حق تعالیٰ ہے۔ ع

عشرت قطرہ ہے دریا میں فنا ہو جانا

محبت کا تعلق | محبت کا تعلق ہمیشہ امر غائب ہی ہوتا ہے کیونکہ محبت کے دوسرے معنی طلب کے ہیں اور طلب غیر حاضر شئے ہی کی ہوا کرتی ہے کیونکہ حاضر اور موجود شئے کی طلب بے معنی چیز ہے اور جب یہ تسلیم ہے کہ طلب غیر موجود شئے سے ہی ہوتی ہے تو اس لئے ہمارا یہ کہنا صحیح ہے کہ محبت کا تعلق امر غائب سے ہوتا ہے نہ کہ امر حاضر سے لہٰذا جب مطلوب حاضر ہو گیا یا حاصل ہو گیا تو پھر طلب کی منزل طے ہو جاتی ہے اور یہاں پہنچکر نہ محبت رہتا ہے نہ محبوب اور نہ محبت پس اس میں کوئی کلام نہیں کہ محبت کا کارخانہ امر غائب ہی کے سر پر قائم ہوا ہے اور جب ستون ہی باقی نہ رہیں گے تو عمارت بھی قائم نہ رہے گی۔

محبت کا سراغ | محبوب کے پردے یا محل و ظرف کو محبوب سمجھنے میں ساری دنیا مبتلا ہے لہٰذا اس غفلت کے پردے کو سمجھ لینا چاہئے اور مستعدی کیساتھ چاک کر ڈالنا چاہئے، لوگ کسی چیز کی محبت میں مبتلا ہوتے ہیں خواہ وہ جائز ہو یا ناجائز اور سمجھتے ہیں کہ اسی سے متمتع ہونا ہمارا اصلی مقصد ہے کیونکہ یہی ہمارا حقیقی محبوب ہے حالانکہ حقیقت حال اس سے منزلوں دور ہے بات یہ ہے کہ جورو بچے، مال و دولت، جاہ و منصب، غیرہ پردے ہیں جنکے اندر سے آپ کے محبوب کا جلوہ جھلک رہا ہے اور آپ ان پر جان دے رہے ہیں جن کو عیش و آرام، خوشی، لذت، سرور و اطمینان وغیرہ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے اور ان سب کو ہم آپ کی غرض سے تعبیر کرسکتے ہیں پس اب سمجھ گئے کہ آپ اپنی غرض کے عاشق ہیں محب ہیں اور طالب ہیں اور وہ غرض دراصل آپ کی معشوقہ ہے محبوبہ ہے اور مطلوبہ ہے یعنی بیوی سے جو آپ کو لذت ملتی ہے وہ آپ کی معشوقہ ہے نہ کہ بیوی کی ذات اسیطرح دوسری چیزوں کی محبت کو بھی متعلق کر لیجئے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ یہ سب محبوب بالعرض ہیں اور محبوب بالذات خود آپ کی ذات ہے تو اب ہم کہہ سکتے ہیں کہ خود آپ کے سوا کوئی آپ کا معشوق ہے نہ محبوب اور نہ مطلوب۔

خدا کی محبت | غیر خدا کی محبت کے پردوں کے چاک ہو جانیکے بعد اب خود خدا کی محبت کی طرف آئیے اور

اس مفسر زندگی کا جائزہ لیجیے کہیں ایسا تو نہیں کہ یہاں بھی وہی دھوکا لگ رہا ہے۔ اگر ایسا ہی تو اس سے بڑھکر دھوکے اور نقصان کی کوئی بات نہیں ہو سکتی۔

خدا نے اسی لئے محبت ہی کی اس نے آپ کو پیدا کیا، پرورش کی دنیا کے اندر زندگی کے سامان بخشے مرنے کے بعد جنت عطا فرمائیگا۔ اگر معاملہ یہی ہے تو تسلیم کر لیجئے کہ یہ جملہ امور بھی آپکے اغراض ہیں شامل ہیں تو نتیجہ یہ نکلا کہ خدا کی محبت کے پردے میں آپ اپنی غرض کے معشوق، محبوب کے جلوے کے طالب ہیں۔ لہٰذا اس محبت میں بھی آپ اپنے ہی معشوق، اپنے ہی محبوب اور اپنے ہی مطلوب ہیں۔ الغرض آپ کو جبتک کسی محبوب کے وصال سے کسی قسم کی لذت کا مطالبہ ہوگا وہی لذت آپ کی معشوقہ، محبوبہ و مطلوبہ ہوگی اور وہ محبوب مطلوب سرے ہی جسکو آپ اپنا محبوب تصور سمجھ رہے ہیں زیادہ سے زیادہ آپکے محبوب کے وصال کا ذریعہ ہو گا۔ اسکے سوا کچھ بھی نہیں۔

آپ کو آپ سے محبت آئیے اس بحث کو سمجھ لیجئے کہ اگر آپ کو آپ سے محبت ہے لیکن ذات کا حصول نہیں تو چونکہ یہ محبت ذاتی اور بے غرض ہے اسلئے آپ کو جو آپکے غیر سے محبت ہے وہ صفتی اور عرضی محبت قابل تغیر و تبدل ہے اور ذاتی محبت دوامی اور غیر متغیر جب تک آپ ہونگے اور آپ کی ہستی کا بال برابر بھی اثر باقی رہیگا (یعنی عین واثر۔ نوش نہ ہونگے) آپ کو خدا کی حقیقی محبت حاصل نہ ہوگی یعنی اس وقت آپ کی محبت ذاتِ پاک حق سے آپ کو ایسی حاصل ہو گی جیسی کہ اس وقت آپ سے آپ کو ہے۔

حقیقی محبت خدا پاک کیساتھ حقیقی محبت کا پیدا کرنا لَن تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوا کے حقیقی معنے ہیں یعنی آپکے جسقدر غیر خدا محبوب ہیں ان سب کو نکال پھینکیے۔ اسکا یہ مطلب ہے کہ مال و دولت جاہ و منصب جورو بچے عیش و آرام کا تو دنیا بھی کافی نہیں کیونکہ ابھی سب سے بڑا دریا سب سے بڑا پہاڑ آپ خود ہیں جو محبت کی راہ میں حائل ہیں کیونکہ آپ بھی تو اپنے محبوب ہیں سب اپنی ہستی کو بھی تصدق کر دیجیے جب یہ ہو جائے تو سمجھئے کہ مرتبہ بر کا حصول ہو گیا کیونکہ قرآن مجید مرتبہ بر کے حاصل کرنے کیلئے ہر محبوب کے چھوڑنے کا مطالبہ کر رہا ہے۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔ توکلت والیہ انیب